کی ہجویات لکھتے ہین تو محض فواحش سے اپنے قلم کو آلودہ کرنے لگتے ہین - نتیجة" ان کی ہجو مین وہ نشتریت پیدا نہین ہوتی جو دل کی گہرائیون تک اتر سکے -

بحیثیت مجموعی ہجو اس دور کی ایک نمایان روش کی حیثیت رکھتی ہے اور ہمین سودا کے علاوہ اور بھی بہت سے اردو شعرا اس کی طرف مائل نظر آتے ہین- چنانچہ دلی مین بقا اللہ بقا نے میر و مرزا کی ہجوین لکھین اور جعفر زٹلی[1] نے ہجو گوئی کو اپنا ذریعہ معاش ہی بنا لیا- اسی طرح لکھنؤ مین میر حسن نے عظیم کشمیری - قصاب اور مکان پر بڑی مہذب اور پر لطف ہجوین لکھین -

---

[1] رام بابو سکسینہ نے تاریخ ادب اردو (ترجمہ عسکری ص ۲۰۹) مین ہزل گویان اردو کی فہرست مین جعفر زٹلی کے علاوہ زانی - چرکین اور افسق کے نام بھی لئے ہین -